محمد وسیم اختر مفتی

حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۱۱)

["سیر و سوانح" کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فوجوں کی ترتیب

اگلی صبح حضرت علی نے اپنی ڈیڑھ لاکھ پر مشتمل فوج ترتیب دی۔ انھوں نے کوفہ کے گھڑ سوار دستے پر اشتر، بصرہ کے سواروں پر حضرت سہل بن حنیف، کوفہ کی پیادہ پلٹن پر حضرت عمار بن یاسر اور بصرہ کی پیدل فوج پر حضرت قیس بن سعد کا تقرر کیا۔ پرچم حضرت ہاشم بن عتبہ کے ہاتھ دیا۔ حضرت علی نے فوج کو جہاد اور صبر کی ترغیب دی۔

ایک لاکھ تیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل جیش معاویہ پانچ صفوں میں منقسم تھا، میمنہ پر حضرت ذوالکلاع حمیری اور میسرہ پر حضرت حبیب بن مسلمہ (یا اوس) متعین تھے، مقدمہ حضرت ابواعور سلمی کے پاس، گھڑ سوار دستہ حضرت عمرو بن العاص اور تمام پیادے ضحاک بن قیس کی کمان میں تھے۔ سپاہیوں نے عمامے باندھ کر موت تک لڑنے کی بیعت کی۔ حضرت معاویہ نے خطاب کیا: تم شام کو بچانے اور عراق حاصل کرنے نکلے ہو۔ تمھارے پاس مہارت اور بصیرت ہے۔ اپنے حلم سے ان پر غلبہ پالو۔

جنگ کا پہلا روز

بدھ یکم صفر ۳۷ھ (دوسری روایت: ربیع الثانی ۳۷ھ) کو جنگ کا دوبارہ آغاز ہوا، اہل کوفہ کی جانب سے اشتر نخعی میدان میں آیا۔ اہل شام کی طرف سے حضرت حبیب بن مسلمہ اپنے میسرہ کو لے کر نکلے۔ دوپہر تک سخت مقابلہ ہوا۔ کسی کو غلبہ حاصل نہ ہو سکا۔

دوسرا دن

دوسرے دن حضرت علی کی جانب سے حضرت ہاشم بن عتبہ سوار اور پیدل فوج کا ایک بڑا دستہ لے کر نکلے۔ شامیوں کی طرف سے حضرت ابواعور سلمی نے مقابلہ کیا۔ انتہائی سخت جنگ ہوئی، دونوں فوجوں کے کچھ آدمی کام آئے۔ اس طرح دن تمام ہوا۔

تیسرا دن

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

جمعہ کے روز حضرت عمار بن یاسر نے علوی فوج کی قیادت کی۔ ان کا مقابلہ حضرت عمرو بن العاص سے ہوا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی، حضرت عمار کی ہدایت پر سوار دستہ کے سالار زیاد بن نضر نے زبردست حملہ کیا۔ ان کی دعوت مبارزت پر ان کا ماں جایا نکل آیا تو وہ پلٹ آئے۔ دن کے اختتام تک حضرت عمار نے حضرت عمرو کی فوج کو پرے دھکیل دیا۔

چوتھا روز

ہفتہ کے دن محمد بن علی (ابن حنفیہ) ایک زبردست لشکر لے کر نکلے۔ حضرت معاویہ نے حضرت عبیداللہ بن عمر کی سالاری میں اپنی سپاہ بھیجی۔ حضرت عبیداللہ نے آتے ہی محمد بن حنفیہ کو دوبدو مقابلے کے لیے للکارا۔ محمد سامنے آئے تو حضرت علی نے دیکھ لیا، اونٹنی لے کر آگے بڑھے اور حضرت عبیداللہ کو محمد کے بجاے اپنے ساتھ مقابلے کو کہا۔ حضرت عبیداللہ نے کہا: میں آپ سے مبارزت نہیں کرنا چاہتا۔ محمد نے کہا: آپ نے مجھے مبارزت سے کیوں روکا؟ مجھے امید تھی کہ عبیداللہ کو قتل کر دیتا۔ حضرت علی نے کہا: مجھے یقین تھا کہ تو قتل ہو جاتا۔ محمد بولے: اگر عبیداللہ کا باپ بھی مجھے للکارتا تو ضرور مقابلہ کرتا۔ حضرت علی نے کہا: عمر کے بارے میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ یہ دن بھی اختتام پذیر ہوا۔

پانچواں دن

پانچویں دن حضرت عبد اللہ بن عباس عراقی لشکر لے کر نکلے۔ان کے مقابلے پر حضرت ولید بن عقبہ آئے۔ حضرت عبد اللہ لڑتے لڑتے حضرت ولید کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت ولید نے بنو عبد المطلب کو برا بھلا کہا اور حضرت عبد اللہ پر حضرت عثمان کے قتل کا الزام لگایا تو حضرت عبد اللہ نے انھیں مبارزت کی دعوت دے دی، لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔اس روز حضرت ابن عباس چھائے رہے۔

چھٹا روز

چھٹا دن پیر تھا،اس روز حضرت قیس بن سعد اور حضرت ذوالکلاع نے سخت معرکہ آرائی کی۔ ظہر تک کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ لوٹ گئے۔

ساتواں دن

ساتویں دن اشتر اور حضرت حبیب بن مسلمہ پھر مد مقابل ہوئے۔ دوپہر تک سخت لڑائی میں کوئی نتیجہ نہ نکلا تو حضرت علی نے کہا: جب تک سب مل کر حملہ نہ کریں گے، کامیابی دشوار ہے۔ شام کے وقت انھوں نے خطبہ دیا۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اللہ چاہتا تو اس کی مخلوق میں سے دو افراد بھی باہم اختلاف کرتے، نہ امت خلافت کے معاملے میں کوئی جھگڑا کرتی۔ جن کو فضیلت نہیں دی گئی، صاحب فضیلت کا انکار نہ کرتے، سب اپنی اپنی تقدیر پر گام زن رہتے۔ وہ چاہتا تو غلط کام کی سزا جلد نافذ کر دیتا، لیکن اس نے دنیا کو دار العمل اور آخرت کو دار القرار بنایا'لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى'،''تاکہ برا کام کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیکوکاروں کو نیکی کا انعام دے''(النجم ۵۳: ۳۱)۔ آگاہ رہو! کل تمھیں مقابلہ کرنا ہے، آج رات طویل قیام کرو، قرآن کی خوب تلاوت کرو اور اللہ سے نصرت اور صبر کی دعا کرو۔ رات بھر حضرت علی نے فوج کو اسلحہ سے لیس کیا۔انھوں نے شامی فوج میں شامل قبائل کے بارے میں دریافت کیا،ان کی پوزیشنیں دیکھ کر حکم دیا کہ ہر قبیلے والا اپنے ہم قبیلہ کا مقابلہ کرے،ازد والے اہل ازد کا مقابلہ کریں اور خثعمی مقابل فوج میں شامل خثعمیوں کا سامنا کریں گے۔ شامی فوج میں بجیلہ قبیلہ کے افراد بہت ہی کم تھے،اس لیے انھوں نے اسے لخم کا مقابلہ کرنے کے لیے مامور کیا۔

آٹھواں دن

آٹھویں دن جیش علی کے میمنہ و میسرہ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا، تاہم جنگ سخت ہونے کے باوجود

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بے نتیجہ رہی۔

نواں دن

نویں دن (۲۶/ جولائی ۶۵۷ء) جمعرات تھی، حضرت علی نے خلاف معمول منہ اندھیرے فجر کی نماز پڑھائی، پھر فوج لے کر شامیوں پر حملہ آور ہوئے۔ فوج کے میمنہ میں حضرت عبداللہ بن بدیل کی سربراہی میں اہل کوفہ اور میسرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کی کمان میں اہل بصرہ تھے۔ حضرت علی قلب میں اہل مدینہ کی نگرانی کر رہے تھے، کنانہ اور خزاعہ کے قبائل ان کے ساتھ تھے۔ حضرت معاویہ ایک بڑے قبے میں مقیم تھے جس پر پردے لٹک رہے تھے، شامی گھڑسوار گھیرے میں لیے اس کی حفاظت کر رہے تھے۔

حضرت علی نے اس روز جنگ کے آغاز میں دعا کی: اے اللہ، تو آسمانوں، فرشتوں، چوپایوں، کشتیوں، بادلوں اور ہر غیر مرئی مخلوق کا رب ہے۔ آج تو نے ہمیں غالب کیا تو سرکشی و فساد سے بچانا اور اگر مغلوب کیا تو مجھے شہادت سے سرفراز کرنا اور میرے اصحاب کو فتنہ سے بچانا۔ پھر اپنے لشکر سے مخاطب ہوئے: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور جنات عدن میں عمدہ مکانات عطا ہوتے ہے۔ اللہ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں بنا کر لڑتے ہیں گویا کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔ نیزے سیدھے کر کے دانتوں کو دبالو۔ نگاہیں نیچی رکھو، اس سے دل مضبوط اور پر سکون رہتا ہے۔ وقار کے ساتھ کھڑے رہنا، اپنے علم دلیروں کو تھمانا اور انھیں جھکنے نہ دینا۔ زرہ پوشوں کو آگے کرو اور بغیر زرہ والے کو پیچھے کر دو۔ صدق و صبر سے کام لینا، فتح تمھاری ہی ہو گی۔

حضرت عبداللہ بن بدیل نے صبر و جہاد کی تلقین کی اور حضرت یزید بن قیس نے لوگوں کو جنگ پر ابھارا: اللہ کے بندو، ان ظالموں سے جنگ کرو جو احکام الٰہی کو چھوڑ کر اپنی رائے سے فیصلہ کرتے ہیں۔

جیش علی کی پسپائی

جنگ شروع ہوئی تو حضرت عبداللہ بن بدیل کو پیش قدمی کا حکم ملا۔ انھوں نے اپنے سپاہیوں کو یہ کہہ کر انگیخت کیا کہ معاویہ نے وہ دعویٰ کیا جس کے حق دار نہ تھے، انھوں نے باطل کا سہارا لے کر حق کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی، ان سے جنگ کرو، اللہ تمھارے ہاتھوں ان کو سزا دے گا۔ انھوں نے اپنے میمنہ کے ساتھ حضرت معاویہ کے میسرہ کی طرف حرکت (movement) کی، ظہر کے وقت تک وہ اسے دھکیلتے ہوئے حضرت معاویہ کے قبے تک پہنچ گئے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت معاویہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابن بدیل کے میمنہ کو چھید ڈالو،انھوں نے میسرہ کے کمان دار حضرت حبیب بن مسلمہ کو جیش علی کے میمنہ پر ٹوٹ پڑنے کا حکم دیا۔اچانک حملے سے میمنہ بکھر گیا،سپاہی پوزیشنیں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ لشکر میں شامل دو سو سے زائد قاری ہی حضرت ابن بدیل کے ساتھ رہ گئے۔ اس موقع پر حضرت علی نے حضرت سہل بن حنیف کو حملہ کرنے کا حکم دیا۔ وہ اہل مدینہ کا دستہ لے کر آگے بڑھے، لیکن شامی فوج نے انھیں گھیرے میں لے لیااور سخت یلغار کر کے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔اس طرح قلب دباؤ میں آگیا، جہاں حضرت علی موجود تھے۔ وہ فوراً میسرہ کی طرف منتقل ہوئے جہاں ان کے تینوں بیٹے حسن، حسین اور محمد متعین تھے۔ تیر ان کے کندھوں پر سے گزر رہے تھے،ان کے بیٹے ان کا دفاع کر رہے تھے۔ اس موقع پر قبیلہ مضر بھی بھاگ کھڑا ہوا، صرف قبیلہ ربیعہ ثابت قدم رہا۔

جنگ کے دوران میں حضرت علی نے حضرت ابوسفیان کے غلام احمر کو دیکھا۔انھوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ ان کا اپنا غلام کیسان پہلے پہنچ گیا۔ دونوں کی تلواریں ٹکرائیں اور احمر نے کیسان کو شہید کر دیا۔اس پر حضرت علی نے اسے للکارا، زرہ کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اس کو اٹھایااور سر سے اوپر کر کے زمین پر پٹخ دیا۔اس کے کندھے اور بازو ٹوٹ گئے۔ پھر ان کے صاحب زادوں حضرت حسین اور محمد نے تلوار کے وار کر کے اسے ختم کیا۔اس دوران میں حضرت حسن جنگ سے گریزاں رہے۔انھوں نے حضرت علی کو مشورہ دیا: اکیلے لڑنے کے بجائے جنگ میں مصروف سپاہ کے پاس پہنچ جائیں۔ حضرت علی نے کہا: آج تیرے باپ کا دن ہے۔اسے ہرگز پروا نہیں کہ وہ موت پر جا پڑتا ہے یا موت اس پر آن پڑتی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت علی ربیعہ قبیلے کی بٹالین میں پہنچے اور کہا: اللہ نے ربیعہ کو صبر دیا اور ان کے قدم جمائے رکھے۔ وہ بھی پکار اٹھے: اہل ربیعہ، اگر تمھارے درمیان رہتے ہوئے امیر المومنین کا بال بیکا ہوا اور تم میں سے ایک شخص بھی زندہ بچ گیا تو تمام عرب میں رسوا ہو جاؤ گے۔ اس پر جنگ کا بازار گرم ہو گیا۔اسی اثنا میں اشتر وہاں سے گھبراتا ہوا گزرا۔ حضرت علی نے اسے بلا کر کہا: اے مالک،ان بھگوڑوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو، کیا تم موت سے بچ کر اس زندگی کی طرف جا رہے ہو جو ہمیشہ نہیں رہے گی۔ اشتر نے ان کے پاس جا کر حضرت علی کے کلمات دہرائے اور پکارا: میری طرف آؤ، میں مالک بن حارث،اشتر ہوں۔ بھگوڑوں کی ایک جماعت تو آگئی،دوسری آگے گزر گئی۔ وہ پھر بولا: تم نے تو اپنے آبا و اجداد کو رسوا کر دیا ہے۔ بنو مذحج میرے پاس آ جائیں۔ وہ اکٹھے ہوئے تو اس نے تقریر کی: تمھیں جنگوں اور غارت گری کا خوب تجربہ ہے، معرکوں کے شہ سوار ہو

اور صبح کے سفر تمھیں بہت پسند ہیں۔ آج تم نے اپنے پروردگار کو راضی نہیں کیا۔ میرے سامنے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرو، اللہ راست بازوں کے ساتھ ہے۔ انھوں نے جواب دیا: جہاں تمھارا دل چاہتا ہے، ہمیں لے چلو۔ اشتر انھیں لے کر میمنہ کی طرف بڑھا۔

بنو ہمدان کے آٹھ سو افراد صفین پہنچے تھے، ان میں سے ایک سو اسّی جوانوں اور گیارہ سرداروں نے اس جنگ میں شہادت پائی، ایک سردار قتل ہوتا تو دوسرا جھنڈا سنبھال لیتا۔ اتنی قربانیاں دینے کے بعد انھوں نے پھر اشتر کے ساتھ مل کر حلف اٹھایا کہ ہم ہرگز چھوڑ کر نہ جائیں گے جب تک کامیاب یا ہلاک نہ ہو جائیں۔ اشتر میمنہ کی طرف حرکت (move) کرتا ہوا بصرہ کے تمام دستوں کو جمع کر کے مربوط کرتا گیا۔ اس نے خوب جم کر جنگ کی، حتیٰ کہ عصر تک شامی فوج کو پیچھے دھکیل دیا اور حضرت معاویہ کے قبے تک جا پہنچا، جہاں حضرت عبداللہ بن بدیل پھنسے ہوئے تھے۔ اشتر کو دیکھ کر انھوں نے پوچھا: امیر المومنین کا کیا حال ہے؟ صحیح سلامت، میسرہ میں موجود ہیں، اس نے بتایا۔ اب دونوں کمانڈر آگے بڑھنے لگے۔ حضرت ابن بدیل سات آدمیوں کو قتل کر کے حضرت معاویہ کے قریب پہنچ گئے۔ یہ دیکھ کر شامی سپاہی ہر طرف سے بڑھے اور ان پر پل پڑے، انھوں نے جنگ جاری رکھی، لیکن شہید ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن بدیل کے کچھ ساتھی بھی شہید اور زخمی ہوئے۔ حضرت معاویہ نے اپنے سپاہیوں سے کہا: حملہ آوروں کے امیر کو ڈھونڈو۔ سپاہی ان کو پہچان نہ پائے تو حضرت معاویہ خود دیکھنے آئے۔ حضرت عبداللہ بن بدیل کو دیکھ کر ان کی جرأت سے حیران ہوئے اور کہا: بنو خزاعہ کی عورتیں بھی ہم سے جنگ کرنے کی استطاعت رکھتی ہیں۔ پھر حاتم طائی کے اشعار پڑھے، ان میں سے ایک یہ تھا:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

أخوالحرب إن عضت به الحرب عضها

و إن شمرت يومًا به الحرب شمرا

”وہ جنگوں کا خوگر ہے، جنگ اسے بھنبھوڑے تو یہ اس کو بھنبھوڑتا ہے اور اگر کسی روز جنگ شدت سے بھڑک اٹھے تو یہ بھی اسی شدت سے بھڑک اٹھتا ہے۔“

اب زیاد بن نضر نے اہل مدینہ کا علم سنبھالا، وہ بھی شہید ہوئے تو حضرت یزید بن قیس نے پرچم تھام لیا۔ ان کی شہادت پر اشتر بولا: صبر جمیل کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔ اس اثنا میں حارث بن جمہان نے اشتر کو سر سے پیر تک لوہے میں چھپا دیکھا تو کہا: جب تک میں مر نہ جاؤں، تمھارے ساتھ رہوں گا۔ اشتر نے ابن جمہان ہی کو آگے

بھیجا، انھوں نے حملہ کر کے حضرت ابن بدیل کے باقی ماندہ دستے کو شامیوں کے نرغے سے نکالا۔

جیش معاویہ کی پسپائی

اب اشتر حضرت معاویہ کی جانب بڑھا۔ انھوں نے عک اور اشعر قبائل کے دستوں کے ساتھ اس کا سامنا کیا۔ اشتر نے بنو مذحج کو بنو عک کا اور بنو ہمدان کو اشعریوں کا مقابلہ کرنے کو کہا۔ شام تک گھمسان کی جنگ ہوئی جس کے نتیجے میں شامی فوج پسپا ہو کر حضرت معاویہ کے حفاظتی حصار تک سمٹ آئی جو پانچ صفوں پر مشتمل تھا، سپاہیوں نے خود کو عماموں سے باندھ رکھا تھا۔ اشتر نے حملہ کر کے اگلی چار صفوں کو الٹ پلٹ دیا۔ وہ پانچویں صف پر حملہ آور ہوا ہی تھا کہ حضرت معاویہ نے گھوڑا طلب کر کے فرار کی ٹھانی، لیکن وہ خود بتاتے تھے کہ زمانۂ جاہلیت کے شاعر ابن اطنابہ کے یہ اشعار میرے ذہن میں آئے تو بھاگنے کا خیال دل سے نکال دیا:

أبت لي شيمتي وأبى بلائي
وأخذى الحمد بالثمن الربيح

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

"میری طبیعت نے پسند کیا نہ میری شجاعت نے اور نہ میرے قابل مدح افعال کو بھاری قیمت دے کر حاصل کرنے نے۔"

وأقدامي على المكروه نفسي
وضربي هامة البطل المشيح

"اور میرے خود آگے بڑھ کر سخت جنگ کرنے اور دلیر دشمن کی کھوپڑی پاش پاش کرنے نے۔"

وقولي كلما جشأت وجاشت
مكانك تحمدي أوتستريحي

"اور میری اس پکار نے جب جنگ شروع ہوئی اور بھڑکی اور تو اپنی جگہ پر جم کر رہا تو تو قابل ستایش ہو جائے گا یا مصیبتوں سے چھٹکارا پالے گا۔"

اس پر حضرت عمرو بن العاص حضرت معاویہ کی طرف دیکھ کر بولے: آج صبر کر لو تو کل فخر کر سکو گے۔ حضرت معاویہ نے جواب دیا: میں نے دنیا کی بھلائی حاصل کر لی اور آخرت کی بھلائی پانے کی امید رکھتا ہوں۔

حضرت عمار بن یاسر کی شہادت

سورج ڈوبنے کو تھا، دونوں فوجوں کے دستہ ہاے راست وچپ برسرپیکار تھے، جب کہ قلب ہنگامۂ کارزار

سے محفوظ تھے۔اس موقع پر حضرت عمار بن یاسر آگے بڑھے اور خطاب کیا: اے اللہ، ان فاسقوں سے جہاد کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل آج مجھے پسند نہ ہو گا۔جو شخص اللہ کی خوشنودی چاہتا ہے اور اس کو مال واولاد کی طرف لوٹنے کی خواہش نہیں، میرے ساتھ آجائے۔ایک جماعت ان کے پاس جمع ہو گئی تو اپنے لشکر کے علم بردار حضرت ہاشم بن عتبہ کو بھی ساتھ چلنے کو کہا۔جانے سے پہلے دودھ کا پیالہ مانگا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: دنیا سے جانے سے پہلے آخری شے جو تم نوش کرو گے، دودھ کا گھونٹ ہو گا (احمد، رقم ۱۸۷۸۲)۔ پانی ملا دودھ پی کر کہا: الحمد للہ، جنت نیزوں کے سائے میں ہے۔پھر بلند آواز میں پکارے: ہمارے ساتھ ان لوگوں پر ٹوٹ پڑو جو مطالبہ تو عثمان کے قصاص کا کر رہے ہیں، لیکن دنیا کے پجاری ہیں اور دلوں میں باطل ارادے چھپائے ہوئے ہیں۔ قصاص کا فریب دے کر انھوں نے ایک جمعیت اکٹھی کر لی ہے، ورنہ دو لوگ بھی ان کا ساتھ نہ دیتے۔اگر یہ ہمیں مار مار کر ہجر کے کھجوروں کے باغات تک لے جائیں تب بھی ہم حق پر اور یہ ضلالت پر ہوں گے۔یہ شعر پڑھتے پڑھتے:

اليوم ألقي الأحبة

محمداً وحزبه

”آج میں دوستوں سے ملوں گا، یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت سے۔“

جیش معاویہ کے کمانڈر حضرت عمرو بن العاص کے پاس پہنچے اور بولے: عمرو، تو برباد ہو، تو نے مصر میں اپنا دین بیچ ڈالا۔حضرت عبید اللہ بن عمر سے مخاطب ہوئے: تو نے اپنا دین اس شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے جو دشمن اسلام کا بیٹا ہے اور خود بھی دشمن اسلام ہے۔حضرت عبید اللہ نے جواب دیا: میں نے اپنا دین ہرگز فروخت نہیں کیا، میں تو عثمان کے خون کا بدلہ چاہتا ہوں۔رات ہو چکی تھی، مد مقابل قلب کے کمان دار حضرت ذوالکلاع نے مشکل سے حضرت عمار کا حملہ روکا۔خوب تلوار چلی، حضرت ذو الکلاع قتل ہوئے۔ حضرت عمار نے مبارزت میں دو آدمیوں کو قتل کیا، پھر خود بھی زخمی ہو گئے اور اسی ہلے میں جام شہادت نوش کیا۔ابوالغاویہ نے نیزہ مارا، حضرت عمار گر پڑے تو ابن حوی سکسکی نے جھک کر ان کا سر کاٹ لیا۔

حضرت عمرو بن العاص کے بیٹے حضرت عبد اللہ نے حضرت یاسر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنایا تو حضرت معاویہ نے کہا: ہم نے عمار کو قتل نہیں کیا۔ان کی جان ان لوگوں نے لی ہے جو انھیں لے کر آئے تھے۔ابن حوی نے حضرت عمرو کو آ کر بتایا کہ میں نے عمار کو قتل کیا ہے تو بولے: تیرے ہاتھ کامیابی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

نہیں لگی، تونے تواپنے رب کو ناراض کر لیا ہے۔

پامردی کی داستانیں

جیش علی میں شامل بجیلہ قبیلے کا پرچم ابوشداد قیس بن ہبیرہ (مکشوح) کو دیا گیا تو انھوں نے کہا: واللہ، میں اس وقت تک دم نہ لوں گا جب تک اس سونے کی چھتری والے شخص (عبدالرحمٰن بن خالد مخزومی) تک نہ پہنچ جاؤں۔ وہ سخت جنگ کرتے ہوئے، صفوں کو چیرتے ہوئے چھتری بردار تک پہنچ گئے اور اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت معاویہ کا رومی غلام آگے بڑھا اور تلوار کا وار کر کے ابوشداد کا پاؤں کاٹ ڈالا۔ انھوں نے پھر بھی ایک کاری وار کر کے رومی کو قتل کر دیا۔ لیکن پھر لاتعداد نیزوں کی انیاں ان کی طرف بڑھیں اور وہ چھلنی ہو کر گر پڑے۔ ان کے بعد عبداللہ بن قلع احمسی نے جھنڈا پکڑا اور شجاعت کے خوب جوہر دکھانے کے بعد شہید ہوئے۔ عقبہ بن حدید نمیری نعرہ لگاتے ہوئے بڑھے: دنیا کی کھیتی خشک ہو گئی ہے اور جیون کی مٹھاس جاتی رہی ہے۔ میں اسے بیچ کر آخرت کی زندگی خرید رہا ہوں۔ انھوں نے شہادت پائی تو ان کے بھائیوں عبیداللہ، عوف اور مالک نے بھی لڑتے لڑتے جانیں دے دیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حضرت علی نے دیکھا کہ ان کا میمنہ اپنی پوزیشن پر واپس آ گیا ہے تو ان کی صفوں میں پہنچے اور خطاب کیا: بھاگنے والے کی عمر میں اضافہ نہیں ہوتا، الٹا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اگر تم پلٹ کر واپس نہ آتے تو تم پر میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے والوں کے احکام لاگو ہو جاتے۔ تم نے دشمن کو گھیر کر اس کے مورچوں سے ہٹا دیا ہے۔ اس لیے میری پریشانی کم ہو گئی ہے اور غم ہلکا ہو گیا ہے۔

جنگ صفین میں نخع اور ربیعہ قبائل نے خوب داد شجاعت دی۔ حضرت علی کی فوج کا میسرہ ربیعہ قبیلے پر مشتمل تھا، انھوں نے حضرت معاویہ کی فوج میں شامل حضرت عبیداللہ بن عمر کے حملے کا دفاع کیا۔ جب ربیعہ کے کچھ لوگ فرار ہوئے تو خالد بن معمر نے انھیں ثابت قدمی کی تلقین کی۔ حضرت عبیداللہ بعد میں ربیعہ (کی شاخ بکر بن وائل) کی پلٹن سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کی دونوں بیویوں نے جو میدان جنگ میں موجود تھیں، چیخ و پکار کر کے ان کی میت کو چھڑایا۔ عراقیوں نے ان کی ٹانگ سے خیمے کی رسی باندھ رکھی تھی۔ حضرت ذوالکلاع نے بھی اسی وقت جام شہادت نوش کیا۔ جیش علی میں شامل جندب بن زہیر، شمر بن ذوالجوشن، عبدالرحمٰن بن محرز کندی، قیس بن فہدان اور مشہور فقیہ علقمہ بن قیس نے جنگ صفین میں بہادری کی داستانیں

رقم کیں۔ اس روز علقمہ کا ایک پاؤں کٹ گیا۔

حضرت علی کی شجاعت

ابو عبد الرحمٰن سلمی کہتے ہیں: ہم میں سے دو پاسبان حضرت علی کے گھوڑے کے آس پاس رہتے تاکہ وہ خود قتال کرنے نہ لگ جائیں۔ لیکن جب ہم غافل ہوتے تو وہ فوراً معرکے میں شامل ہو جاتے۔ ایک روایت کے مطابق انھوں نے پانسو آدمیوں کو قتل کیا۔ کریب بن صباح نے چار عراقیوں کو قتل کر کے قدموں تلے رکھا اور للکارا: کوئی ہے مقابلہ کرنے والا؟ حضرت علی نکلے اور تلوار کا وار کر کے اس کو ٹھکانے لگا یا۔ پھر انھوں نے حارث بن وداعہ، راود بن حارث اور مطاع بن مطلب کو اوپر تلے قتل کیا۔ حضرت علی کی تلوار اکثر اوقات خون آلود ہوتی، ایک بار انھوں نے حملہ کیا اور نہ پلٹے۔ جب تلوار مڑ کر دہری ہو گئی تو واپس آئے اور تلوار پھینک کر کہا: اگر یہ نہ مڑتی تو میں نہ لوٹتا۔ ایک بار حضرت علی نے حضرت عمرو بن العاص پر حملہ کر کے زمین پر لٹا دیا تو ان کی شرم گاہ کھل گئی۔ تب وہ فوراً پیچھے ہٹ گئے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حضرت عمار کی شہادت کے بعد حضرت علی نے ربیعہ و ہمدان قبائل کے بارہ رضا کار لیے اور خود خچر پر سوار ہو کر ان کی سربراہی کی۔ ان کا حملہ ایسا یک اور تند تھا کہ شامی لشکر کی صفیں بکھر گئیں۔ وہ یہ شعر پڑھتے ہوئے حضرت معاویہ تک پہنچ گئے:

أقتلهم ولا أرى معاويه
الجاحظ العين العظيم الحاويه

"میں ان کو قتل کرتا جا رہا تھا اور دیکھتا نہ تھا کہ بڑے بڑے ڈھیلوں والی آنکھوں اور بڑے پیٹ والا معاویہ روبرو ہے۔"

اور انھیں پکار کر کہا: ہماری لڑائی میں کس بنا پر لوگ مارے جا رہے ہیں؟ ہم اللہ کو حاکم کیوں نہیں بنا لیتے؟ دوبدو مقابلہ (duel) کر لیتے ہیں، جو مقابل کو مار دے، وہی تمام امور کا مالک ہو۔ حضرت عمرو بن العاص نے کہا: یہ انصاف کی بات کر رہے ہیں۔ آپ مقابلہ کیوں نہیں کر لیتے۔ حضرت معاویہ نے کہا: تو جانتا ہے کہ جو علی سے مبارزت کرتا ہے، اسے وہ قتل کر دیتے ہیں۔ تم مجھے مروا کر خلیفہ بننا چاہتے ہو؟ حضرت عمرو نے کہا: دعوت مبارزت رد کرنا اچھی بات نہیں ہوتی۔

اسی شام حضرت ہاشم بن عتبہ (لقب: مرقال، تیز رفتار) نے کئی حملے کیے، انھوں نے سخت لڑائی کی، شامیوں

نے بھی ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا۔ نو دس افراد کو قتل کرنے کے بعد خود بھی شہید ہوئے۔ حارث بن منذر نے نیزہ مار کر ان کا پیٹ شق کر دیا تھا۔

حضرت علی کا گزر شامی فوج میں شامل غسانی دستے پر ہوا جو ڈٹا ہوا تھا۔ انھیں دیکھ کر کہا: یہ ہر گز اپنے مقام سے نہ ہٹیں گے جب تک ایسی نیزہ زنی نہ کی جائے جو ان کی آنتیں نکال لے، ایسی تلواریں نہ چلائی جائیں جو ان کی گردنیں اڑا دیں، لوہے کی مٹھوں سے ان کی کھوپڑیاں پاش پاش نہ کر دی جائیں۔ پھر وہ پکارے: کہاں ہیں ثابت قدم رہنے والے؟ ان کی پکار پر ایک جماعت اکٹھی ہو گئی تو اپنے بیٹے محمد کو بلا کر کمان سونپی اور کہا: ان کی طرف پیش قدمی کر کے تیروں کی بوچھاڑ کر دو۔ اسی اثنا میں انھوں نے محمد کی طرف ایک دستہ اور بھیجا، چنانچہ غسانیوں میں سے کچھ مارے گئے اور باقی پسپا ہو گئے۔

حضرت علی کی فوج میں شامل حضرت عبداللہ بن کعب مرادی جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ انھوں نے شہادت پانے سے پہلے وصیت کی کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیا جائے اور امیر المومنین کے ساتھ مل کر قتال کیا جائے۔ حضرت علی کو معلوم ہوا تو فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے، زندہ تھے تو ہماری خاطر عدو سے جہاد کیا اور مرتے وقت بھی ہماری خیر خواہی کی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مطالعۂ مزید: تاریخ الامم والملوک (طبری)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)، تاریخ اسلام (اکبر شاہ نجیب آبادی)، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (مقالہ: Fr. Buhl)، سیرت علی المرتضیٰ (محمد نافع)، Wikipedia۔

[باقی]